Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر 5254

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۳۴۹

یوم پیر

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۴ شوال ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۷ تبوک ۱۳۵۸ ہش ۔ ۱۷ ستمبر ۱۹۷۹ء | نمبر ۲۱۰

آنحضرتؐ کی ہدایت کے بموجب ہر احمدی رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہمارا بھائی ہے

قرآن کریم کے مقدس پیغام کو امریکن قوم تک پہنچانے کے لئے قربانیوں کے لئے تیار رہیں

جماعتِ احمدیہ امریکہ کے ۳۲ ویں جلسہ سالانہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کا پیغام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہے کہ احباب جماعت فتح اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کریں اور اس کے استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس پیغام پر کما حقہٗ عمل کریں کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں اور یہ یاد رکھیں کہ جو بھی جماعت احمدیہ میں شامل ہے وہ اپنے رنگ و نسل کے امتیاز کے بغیر ہمارا بھائی ہے ۔۔۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ ارشاد اس پیغام میں فرمایا جو کہ جماعت احمدیہ امریکہ کے ۳۲ ویں سالانہ جلسے کے موقع پر احباب امریکہ کی درخواست پر ارسال کیا گیا تھا۔ یہ جلسہ ۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو اختتام پذیر ہوا۔

پیغام کا اصل متن انگریزی میں ہے۔ وکالتِ تبشیر کے توسط سے اس کے اردو ترجمہ کا مکمل متن ہدیۂ قارئین ہے حضور نے فرمایا:۔

"جماعتہائے احمدیہ امریکہ کے سالانہ جلسہ کے موقع پر میں آپ سب کی توجہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں جو آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا۔ اس وقت آپ ایک ناقہ پر سوار تھے۔ عرفات میں جمع تمام مسلمانوں کو خطاب کرتے ہوئے آپ نے انہیں انسانیت کے احترام اور وقار کا منشور عطا فرمایا۔ آپ نے اعلان کیا:۔

"اے لوگو! اس بات کو سنو اور یاد رکھو جو میں تمہیں کہہ رہا ہوں۔ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ تم سب آپس میں برابر ہو۔ سب شعوب و قبائل کے لوگ خواہ وہ کسی بھی حیثیت کے ہوں آپس میں برابر ہیں"

پھر آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ہاتھ اوپر اٹھائے اور ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے کے ساتھ ملا کر فرمایا:۔

"جیسے ان دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں برابر ہیں ویسے ہی تمام انسان بھی آپس میں برابر ہیں۔ ایک کو دوسرے پر کوئی تفوّق نہیں اور تم سب آپس میں بھائی بھائی ہو"

آپ سب جانتے ہیں کہ آج سے نوّے برس قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جماعت کی بنیاد رکھی اور میں آپ کو بارہا یہ بتا چکا ہوں کہ آنے والی صدی فتح اسلام کی صدی ہے اور وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوگی کہ "قومیں اس چشمہ سے سیراب ہوں گی" اور تمام نسلوں اور قوموں اور ملکوں کے لوگ خدائے ذوالجلال کی اطاعت کا جوا اپنی گردنوں پر رکھیں گے اور خدا کا وہ پیغام جو اس کے رسولِ مقبول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لائے تھے قبول کرلیں گے اور یہ وہ وقت ہوگا کہ ساری دنیا کے احمدیوں سے امید کی جائے گی کہ وہ آنحضرتؐ کے اس ارشاد پر عمل پیرا ہوں۔

میں نے بار بار آپ کو متوجہ کیا ہے کہ آپ فتح اسلام کی آنے والی صدی کی تیاری کریں اور اس کے استقبال کے لئے ضروری ہے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اس آخری پیغام پر عمل پیرا ہوں اور یہ بات ہمیشہ یاد رکھیں کہ جو بھی اس جماعت میں شامل ہے وہ اپنے رنگ اور نسل کے باوصف ہمارا بھائی ہے۔

اس لئے آپ کھلے دل سے اپنی قدیم رقابتیں فراموش کردیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اخوّت اور بھائی چارہ کی سکینت بخش مرہم سے پرانے زخموں کو مندمل ہونے دیں۔

ایک اور بات جس کی طرف میں آپ کو متوجہ کرتا ہوں وہ اشاعتِ قرآن کی مہم ہے۔ آپ کو اس امر کا بخوبی علم ہے کہ امریکہ کی جماعتوں نے قرآن کریم کو وسیع پیمانہ پر شائع کرنے کی اہم ذمہ داری قبول کی ہے۔ آج میں آپ سب کی توجہ اس منصوبہ کی اہمیت کی جانب مبذول کراتا ہوں اور آپ سے مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ پورے عزم کے ساتھ اس میں شامل ہوں اور اس مقدس کتاب کے مقدس پیغام کو امریکن قوم تک پہنچانے کی مقدور بھر کوشش کریں۔ خود بھی مطالعہ کریں، اس پر تدبر کریں اور اس کی تعلیمات پر عمل کرکے مثالی مسلمان بن کر دکھائیں۔ میں اللہ تعالیٰ کے حضور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق بخشے اور سچا اور کھرا مسلمان بننے کی جرأت عطا فرمائے۔ آمین ؎" (باقی اخبار احمدیہ کے کالم میں)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۷ تبوک (ستمبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع منظر ہے کہ:۔

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ الحمد للہ۔

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پہ سلامت رکھے۔ آمین

حلقہ گلشن آباد کراچی کے جنرل سیکرٹری مکرم ملک عزیز احمد صاحب کی مورخہ ۴/۹/۷۹ کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹانگ کی دو ہڈیاں ٹوٹ گئی ہیں۔ کافی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے گزارش ہے کہ وہ موصوف کی صحت یابی کے لئے خصوصی دعا فرمائیں۔

؎ میں آپ سب امریکن بھائیوں کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھتا ہوں اور آپ سے توقع رکھتا ہوں کہ آپ بھی اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کر رہے ہوں گے۔

اور آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ اس بات کو اپنی دعاؤں میں ہرگز نہ بھولیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو خدمتِ اسلام کی توفیق بخشے اور اس کے مواقع بھی عطا فرمائے۔

اب آپ اس راہ میں قربانیاں پیش کرنے کے لئے تیار رہیں اور میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو، آپ کا نگہبان ہو اور آپ پر اپنا رحم و کرم نازل فرمائے۔"

مرزا ناصر احمد
خلیفۃ المسیح الثالث

ملاقات کے سلسلہ میں ضروری اطلاع

احبابِ جماعت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ بعض مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کے بعد (تا اطلاع ثانی) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقاتیں بند رہیں گی۔

پرائیویٹ سیکرٹری
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار والآراء

- رمضان کا بابرکت مہینہ گزارنے کا انوکھا انداز
- ڈاکٹر اقبال کے بعض اشعار کی بے لاگ شرح
- شیطان کے حربوں میں سے ایک انتہائی خطرناک حربہ

"ہمارے روزے اور ان کی حقیقت"

پرنس علی روڈ حیدر آباد (سندھ) کے جناب ڈاکٹر پیر محمد شلوانی کا ایک خط "پاکستان ٹائمز" میں شائع ہوا ہے اس میں وہ رقمطراز ہیں:۔

"اب جبکہ رمضان کا مہینہ گزر چکا ہے اور ہم نے بڑے جوش و خروش سے عید الفطر بھی منالی ہے۔ مناسب یہ ہے کہ ہم ذرا سوچیں اور غور کریں کہ گزشتہ رمضان کے ماہ مبارک کے روزے رکھنے میں ہم کہاں تک حق بجانب تھے۔

جب ہم اس امر کا جائزہ لیتے ہیں تو حقیقت حال ہمیں کیا نظر آتی ہے:۔ رمضان کے مقدس مہینہ میں ہمیں بہت وسیع پیمانہ پر چور بازاری، ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری کی گرم بازاری نظر آتی ہے۔ حال ہی میں بجٹ کی وجہ سے رونما ہونے والے افراط زر کے نتیجہ میں ہر چیز کی قیمتیں آسمان سے باتیں کرنے لگی تھیں، معلوم ہوتا ہے قیمتوں میں اضافہ پر رمضان کے اثرات نے سونے پر سہاگہ کا کام دیا تھا۔

یہ واقعی بڑی عجیب و غریب بات ہے کہ رمضان کے مہینے میں روزے رکھنے کے دوران ایک طرف تو ہم ہر قسم کے بُرے کاموں سے اجتناب کا عزم کرتے ہیں اور اس امر کا احساس کرتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ کے کامل مطیع و فرمانبردار ہیں۔ اور دوسری طرف ہم ساتھ کے ساتھ ذخیرہ اندوزی، چور بازاری اور ناجائز منافع خوری ایسے جرائم کے بھی انتہائی وسیع پیمانہ پر مرتکب ہوتے ہیں اور پھر اسی ناجائز طور پر کمائے ہوئے مال میں سے زکوٰۃ اور فطرانہ بھی ادا کرتے ہیں تاکہ اس ماہ مقدس کے احکام کو پورے طور پر بجا لا سکیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ آیا ہم مذہبی فرض بجا لانے کی غرض سے رمضان میں روزے رکھتے اور پورے قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں، یا اسی ماہ مبارک میں کئے جانے والے گناہوں کے اثر کو زائل کرنے کے لئے یہ سمجھ کر ایسا کرتے ہیں کہ روزے رکھنے سے ساتھ ساتھ کئے جانے والے ہمارے سارے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔"

(پاکستان ٹائمز ۱۰ ستمبر ۱۹۷۹ء)

ڈاکٹر شلوانی صاحب کے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم نے رمضان ایسے بابرکت مہینے کو کھلے بندوں وسیع پیمانہ پر گناہوں کے ارتکاب کا مہینہ بنا چھوڑا ہے جبھی تو رمضان شروع ہوتے ہی چور بازاری، ذخیرہ اندوزی اور ناجائز منافع خوری یکدم اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے گویا روزے نعوذ باللہ ایک پردہ ہیں جس کی آڑ میں حرام ذرائع سے حرام مال کمانے میں انتہائی دیدہ دلیری کا مظاہرہ کیا جاتا ہے۔ یا پھر ان کی حیثیت (نعوذ باللہ) ایسی رشوت کی ہے جو گناہوں کے ارتکاب کی کھلی چھٹی حاصل کرنے کے لئے اللہ تعالےٰ کو دی جاتی ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اللہ تعالےٰ تو فرماتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔ (البقرہ آیت ۱۸۴)

یعنی اے ایمان والو! تم پر بھی روزوں کا رکھنا اسی طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں تاکہ تم تقوےٰ اختیار کرکے ہر قسم کی روحانی اور اخلاقی بیماریوں سے بچو اور یہاں حالت یہ ہے کہ رمضان شروع ہوتے ہی تقوےٰ اختیار کرنا تو کجا گناہوں کے ارتکاب کو انتہا تک پہنچا کر رہے سہے تقوےٰ کا بھی جنازہ نکال دیا جاتا ہے۔ إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

"دل خدا اور رسول ﷺ کے احترام سے خالی ہیں"

جناب ڈاکٹر پیر محمد شلوانی نے تو اپنے مذکورہ بالا خط میں رمضان المبارک کی صریح بے حرمتی پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہم نے رمضان ایسے مقدس و بابرکت مہینے کو کھلے بندوں گناہوں کے ارتکاب کا مہینہ بنالیا ہے۔ مشہور ناول نویس محترم جناب ایم اسلم صاحب آف لاہور نے آج سے کچھ عرصہ قبل اپنے ایک مضمون میں اس امر کا اعتراف کیا تھا کہ ہمارے دل خدا اور اس کے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کے احترام سے بھی خالی ہیں چنانچہ انہوں نے لکھا۔

"ہماری زبوں حالی اور رسوائی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ ہم مسلمان ہو کر بھی مسلمان نہیں رہے۔ آج اگر کوئی ہمارے معاشرہ اور تمدن پر احتساب کرے تو ہم مسلمان ہونے سے زیادہ نامسلمان نظر آئیں گے۔ حضور ہادئ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا۔

"آج میں نے ذات پات کا امتیاز اٹھا دیا ہے۔"

لیکن آج جو کچھ ہو رہا ہے اس مقدس ارشاد کے بالکل برعکس ہو رہا ہے آج ذات پات کو بڑے فخر سے اچھالا جا رہا ہے، خصوصیت سے پڑھے لکھے لوگ نام کی بجائے ذات سے مخاطب کئے جانے کو زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کہنے کو تو ہم مسلمان ہی ہیں لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ کہ ہمارا ایمان اسلام کی روح سے خالی ہے اور ہمارے دل اس جذبہ سے محروم ہیں جس جذبے سے اسلام کی روح زندہ ہوتی ہے۔ شاعر مشرق حضرت اقبال نے کیا پتے کی بات کہی ہے ؎

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

بے شک ہمیں مسلمان ہونے پر فخر ہے۔ لیکن ہمارے دل خدا اور خدا کے نبی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی محبت اور احترام سے خالی ہیں۔"

(نوائے وقت اشاعت ملی ۲۰ دسمبر ۱۹۷۸ء صفحہ اول)

محترم جناب ایم۔ اسلم صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے اس میں پوری قوم کی طرف سے اعتراف حقیقت کا رنگ نمایاں ہے ہم اس بارہ میں خود کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ البتہ موصوف نے اپنے اس اعتراف حقیقت میں جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال صاحب کے ایک شعر کے حوالہ سے "روح بلالی" اور "تلقین غزالی" کے فقدان پر جو دلی افسوس کا اظہار کیا ہے ہم اس کے ضمن میں جناب ڈاکٹر اقبال مرحوم کی نظم کا وہ بند جس سے یہ شعر ماخوذ ہے اور اس سے اگلا بند یہاں درج کر دیتے ہیں کیونکہ یہ سارا اعتراف حقیقت ہی ان اشعار سے ماخوذ بلکہ ان کی شرح پر مشتمل ہے۔

علامہ مرحوم فرماتے ہیں :؎

واعظ قوم کی وہ پختہ خیالی نہ رہی
برق طبعی نہ رہی شعلہ مقالی نہ رہی
رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی
مسجدیں مرثیہ خواں ہیں کہ نمازی نہ رہے
یعنی وہ صاحب اوصاف حجازی نہ رہے
شور ہے ہو گئے دنیا سے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود؟
وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنود
یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود
یوں تو سید بھی ہو، مرزا بھی ہو، افغان بھی ہو۔
تم سبھی کچھ ہو، بتاؤ تو مسلمان بھی ہو۔

(کلیات اقبال صفحہ ۲۰۲، ۲۰۳ شائع کردہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

"اصلاح معاشرہ میں ناکامی کی ایک وجہ"

اس وقت معاشرہ جس خطرناک فساد و بگاڑ کی لپیٹ میں آیا ہوا ہے اس پر اخبارات میں برملا تشویش کا اظہار ہوتا رہتا ہے۔ اسی ضمن میں حال ہی میں جناب مظہر علی ادیب کا ایک مضمون "پاکیزہ معاشرے کی تشکیل کیسے ممکن ہے؟" روزنامہ "مشرق" میں شائع ہوا ہے۔ اس میں وہ اصلاح معاشرہ میں ناکامی کی ایک وجہ پر روشنی ڈالتے ہوئے تحریر کرتے ہیں:۔

"میری رائے میں جب تک ہماری موجودہ فلموں کا جنسی موضوع نہیں بدلے گا۔ اور ہمارے افسانے اور ناول اپنی رومانی ڈگر سے نہیں ہٹیں گے۔ اس وقت تک معاشرہ کو جنسی انارکی اور صنعتی انتشار سے پاک نہیں کیا جاسکتا۔ جنسی بے راہ روی کا ہر واقعہ اور گھٹیا رومان کا ہر قصہ اپنی اصل میں کسی نہ کسی ناول یا افسانے کے پلاٹ سے جا ملتا ہے۔ .... ٹی وی نے ایسی فلموں کے دائرۂ اثر کو اور بھی زیادہ وسیع کردیا ہے۔ اور ہر ہفتہ ناپختہ ذہنوں کے مالک ہمارے بچے اور ہماری بچیاں ان فلموں کو ٹی وی سکرین پر بطور "تفریح" دیکھتے ہیں

(باقی دیکھیے ص ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیت کا مستقبل

(مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ چھاؤنی)

پیشتر اِس کے کہ اصل موضوع کو زیرِ بحث لایا جائے مناسب ہو گا کہ تحریکِ احمدیت کی غرض وغایت اور اس کے پس منظر کا خلاصہ پیش کر دیا جائے کیونکہ کسی مذہبی تحریک کا ماضی اُس کے پیش کردہ مقاصد کی بنیاد تصور کیا جاتا ہے اور اس کا حال اُس کے مستقبل کی نشاندہی کرتا ہے۔

سو جاننا چاہیئے کہ احمدیت کوئی سیاسی یا دنیاوی تحریک نہیں جس کا مقصد حصولِ دُنیا یا زمینی بادشاہتیں ہوں بلکہ یہ خالصتاً ایک مذہبی، دینی اور روحانی تحریک ہے جس کا مقصد دُنیا میں گمراہی وضلالت اور فسق و فجور کو دُور کر کے نیکی و تقوٰے اور سلامتی و آشتی کو قائم کرنا اور اللہ اور بندے کے درمیان بُعد کو دُور کر کے خالق و مخلوق کا تعلق پیدا کرنا ہے۔ یہ اُسی روحانی سلسلہ کی ایک کڑی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ابتدائے آفرینش سے نسلِ انسانی کی رہنمائی کے لئے انبیاء علیہم السلام کی بعثت کے ذریعہ قائم کیا اور جو تا قیامت جاری اور ساری رہے گا جیسا کہ قرآن حکیم نے فرمایا:۔

يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ يَقُصُّوْنَ عَلَيْكُمْ اٰيٰتِيْ فَمَنِ اتَّقٰى وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○

(الاعراف: ۳۶)

یعنی اے اولادِ آدم جب کبھی بھی تم میں رسول مبعوث ہوں جو میری آیات پڑھ کر تم کو سُنائیں تو جو لوگ اُن پر ایمان لا کر تقوٰی اختیار کریں گے اور اپنی اصلاح کریں گے ان کے لئے کوئی خوف یا حُزن نہ ہو گا۔

بانیٔ سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے الہاماً خبر پا کر اِس زمانہ کے مامور ہونے کا دعوٰی فرمایا اور نہ صرف رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمودہ پیشگوئی کے مطابق اپنے آپ کو مسیح موعود اور مہدی معہود کا مصداق ٹھہرایا بلکہ موعودِ کل اُدیان کا دعوٰی کیا اور یوں تحریکِ احمدیت کی بنیاد رکھی۔

حضرت مرزا صاحبؑ نے تحریکِ احمدیت کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے اپنی تصنیف تحفۂ قیصریہ میں فرمایا:۔

خدا ارادہ فرماتا ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ سچ کو دُنیا میں پھیلاوے سو میرا اصول یہ ہے کہ دُنیا کے بادشاہوں کو اپنی بادشاہیاں مبارک ہوں، ہمیں اُن کی سلطنت اور دولت سے کچھ غرض نہیں ہمارے لئے آسمانی بادشاہی ہے، ہاں نیک نیتی اور سچی خیر خواہی سے بادشاہوں کو بھی آسمانی پیغام پہنچانا ضروری ہے۔"

اشعار کی زبان میں حضورؑ نے فرمایا:۔

مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھ کو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار
ہم تو بستے ہیں فلک پر اس زمیں کو کیا کریں
آسماں کے رہنے والوں کو زمیں سے کیا نقار

نیز حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام نے اپنی بعثت کا مقصد رسالہ الوصیت میں یوں رقم فرمایا:۔

"خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ اِن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں ... کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالےٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دُنیا میں بھیجا گیا ہوں۔"

حضور نے اِس ضمن میں اعلان فرمایا کہ خدا تعالیٰ اب اُن کے ذریعے ایک نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کرے گا اور لوگ عنقریب دیکھ لیں گے کہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ کا چہرہ ظاہر ہو گا۔ گویا وہ آسمان سے اُترے گا اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کر دے گا۔ حضورؑ اپنی تصنیف تریاق القلوب میں فرماتے ہیں:۔

"اے وہ تمام لوگو جو زمین پر رہتے ہو اور اے وہ تمام روحو جو مشرق اور مغرب میں آباد ہو مَیں پورے زور کے ساتھ اِس طرف دعوت کرتا ہوں کہ اب زمین پر سچا مذہب صرف اسلام ہے اور سچا خدا بھی وہی خدا ہے جو قرآن نے بیان کیا۔ اور ہمیشہ کی روحانی زندگی اور پاک جلال اور تقدس کے تخت پر بیٹھنے والا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے جس کی روحانی زندگی اور پاک جلال کا ہمیں یہ ثبوت ملا کہ اس کی پیروی اور محبت سے ہم رُوح القدس اور خدا کے مکالمے اور آسمانی نشانوں سے انعام پاتے ہیں۔"

اِس تمہید کے بعد ہم اصل موضوع کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

قدیم سے سُنّت اللہ چلی آتی ہے کہ جب بھی دُنیا میں گمراہی اور ضلالت اپنی انتہا کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ انسانوں کی ہدایت کے لئے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرماتا ہے اور اپنی مخلوق کو سدا گمراہی کی تاریکیوں میں بھٹکتا نہیں چھوڑتا۔ حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی بعثت کے وقت بھی ساری دُنیا فسق و فجور میں مبتلا تھی جس کی پیشگوئی قرآن حکیم میں ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ کے الفاظ میں اور احادیث مبارکہ میں بھی واضح طور پر کر دی گئی تھی اور رُوئے زمین کے تمام انسانوں کی اخلاقی اور روحانی خشک سالی کی حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت اور رہنمائی کی بارانِ رحمت کی متقاضی تھی مسلمان بوجہ قرآنی احکام پر عمل پیرا نہ ہونے کے اخلاقی اعتقادی اور اقتصادی لحاظ سے گِر کر بدحالی و انتشار کا شکار ہو کر رہ گئے تو دوسری طرف غیر مذاہب کی طرف سے اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹا دینے کی غرض سے منظم سازش کے تحت الزامات اور اعتراضات کے ذریعے تختۂ مشق بنایا جانے لگا جس کے نتیجہ میں لاکھوں مسلمان جن میں بڑے بڑے عالمِ دین شامل تھے عیسائیت اور دہریت کی آغوش میں پناہ لینے لگے۔

ایسے میں حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام نے اسلام کے ایک بطلِ جلیل کے طور پر تنہا ساری دُنیا کے لئے بالعموم اور مسلمانانِ عالم کی اصلاح اور احیاءِ دین کے لئے بالخصوص بیڑہ اُٹھانے کا اعلان فرمایا اور دینِ حق کی مدافعت میں سینہ سپر ہو گئے اور اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کی بنیاد رکھی اور تھوڑے ہی عرصہ میں خدائی نصرت کی بدولت دُنیا میں روحانی انقلاب برپا کر دیا جس کے نتیجہ میں اسلام کو جو اپنوں کی نظر میں بھی غریب الغرباء قرار دیا جا چکا تھا دُنیا کے تمام ادیان پر دلائل اور براہین کے ذریعہ غالب کر دکھایا اور پیشگوئی هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ کو پورا کر دیا۔

حضور علیہ السلام نے اس سلسلہ میں جو کارہائے نمایاں انجام دئے اُن میں سرِفہرست یہ تھا کہ اسلام کے خدا کو ایک زندہ خدا قرآن کو ایک زندہ کتاب اور محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک زندہ نبی ثابت کر دکھایا حضور نے بڑی تحدّی سے اس دعوٰی کو پیش فرمایا کہ اسلام کا خدا اب بھی اپنے پاک بندوں سے اسی طرح ہمکلام ہوتا ہے جس طرح وہ پہلے ہمکلام ہوا کرتا تھا اور وحی و الہام کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے جس طرح پہلے جاری تھا لیکن یہ روحانی فیض صرف اور صرف شریعتِ قرآنی کے اتباع اور اُمّتِ محمدیہ کے اندر رہتے ہوئے ہی حاصل ہو سکتا ہے۔ دلیل کے طور پر اپنے ہزاروں سچے الہامات، کشوف رؤیا اور پیشگوئیوں کو پیش فرمایا اور اِس طرح ہستی باری تعالیٰ کا ناقابلِ تردید ثبوت مہیا کیا اور ساتھ ہی یہ بھی بتایا کہ جس طرح انسان آنکھ کے بغیر دیکھ نہیں سکتا، کان کے بغیر سُن نہیں سکتا اور زبان کے بغیر بول نہیں سکتا اسی طرح قرآن کے بغیر خدا کی ہستی کو پا نہیں سکتا۔

حضور علیہ السلام کا دوسرا بڑا کارنامہ تعلق باللہ کا قیام ہے۔ حضور کی بعثت سے قبل انسان کا اپنے معبودِ حقیقی

تعلق بالکل منقطع ہو چکا تھا اور قصہ ہائے پارینہ پر ہی تکیہ کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات پر کامل یقین قائم نہ رہا۔ لیکن حضور علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے شرفِ مکالمہ و مخاطبہ پانے اور قبولیتِ دعا کے نشانوں کے باعث عابد و معبود کا رشتہ ایک بار پھر قائم ہو گیا اور تعلق باللہ کی راہیں انسان پر ایک بار پھر کھل گئیں۔ وہ ایک بار پھر پورے اعتماد اور کامل یقین کے ساتھ اپنے خالقِ حقیقی سے پیوستہ ہو گیا اور اس کے احکام پر عمل پیرا ہو کر انسان سے با اخلاق انسان اور پھر با خدا انسان بن گیا۔

احیاءِ اسلام کے سلسلہ میں حضرت مرزا صاحبؑ کا ایک اور قابلِ فخر کارنامہ کسرِ صلیب ہے جو احادیثِ مبارکہ کی پیشگوئیوں کے بموجب مسیح موعود کے ہاتھوں مقدّر تھا۔ سو ان پیشگوئیوں کے عین مطابق حضور نے تین طریقوں پر صلیب کو توڑا۔ اوّل حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات از روئے قرآن و انجیل اور تاریخ ثابت کر دکھائی اور صلیبی واقعہ کی حقیقت کھول دی۔ دوم عیسائی مذہب کا دلائل اور براہین قاطعہ سے باطل ہونا ٹھہرایا اور صلیبی عقیدہ کا تار و پود بکھیر دیا اور سوم دلائل کے ذریعہ اسلام کی برتری اور عیسائیت کی تہی دستی اور کھوکھلے پن کو طشت از بام کر دیا۔ گویا اس زمانہ کے اسلام کے سب سے خطرناک دشمن صلیبی مذہب کو جس کی پشت پر تمام دنیا کی طاقتور عیسائی حکومتیں تھیں پچھاڑ دیا اور اس کے دجل اور فریب کو دنیا پر ظاہر کر دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیسیوں دیگر عظیم کارناموں میں سے صرف ایک زرّیں کارنامہ کا آخر میں ذکر کرنے پر اکتفا کروں گا جس کا احمدیت کے مستقبل سے گہرا تعلق ہے اور وہ ہے خلافت علیٰ منہاجِ نبوّت کا قیام۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں مسلمانوں کو ایک ایسا گُر بتایا ہے جس کی بدولت وہ دنیا میں سرفرازی اور تمکنت پا سکتے ہیں اور ان کی کمزوری اور خوف کی حالت طاقت اور امن سے بدل سکتی ہے اور وہ ہے خلافتِ حقّہ کا قیام اور اس سے وابستگی۔ فرمایا:-

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَیَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِی الْاَرْضِ
كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَیُمَكِّنَنَّ
لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی
ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ
مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا
(النور ع)

یعنی اے ایمان والو اللہ تعالیٰ تم سے وعدہ کرتا ہے کہ اگر تم مناسبِ حال عمل بجا لاؤ گے تو وہ تمہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جس طرح تم سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنایا گیا تھا اور جو دین اس نے تمہارے لئے پسند کیا ہے وہ اسے مضبوطی سے قائم کر دے گا اور اس کے ذریعہ تمہاری خوف کی حالت کو امن سے بدل دے گا۔

تاریخ گواہ ہے کہ جب تک مسلمان خلافتِ حقّہ سے وابستہ رہے کامیابی اور کامرانی اُن کا قدم چومتی رہی لیکن جونہی ان کے ہاتھوں سے خلافت کا دامن چھوٹ گیا وہ دینی اور دنیاوی لحاظ سے روبہ تنزّل ہو گئے اور ایک مضبوط تنظیمی مرکز کے قائم نہ رہنے سے اُن کا جماعتی شیرازہ بکھر گیا۔ وہ انتشار اور افتراق کا شکار ہو کر عظمت و سربلندی سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک بار پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے خلافتِ حقّہ کو قائم کر دیا تا اس کے ذریعہ اسلام کی کھوئی ہوئی عظمت کو دنیا میں بحال کر دے اور حسبِ وعدہ مسلمانوں کی موجودہ کمزوری اور خوف کی حالت کو عظمت اور امن میں بدل دے۔ یہاں یہ نکتہ بیان کر دینا ضروری ہے کہ خلافت علیٰ منہاج النبوت کا قیام جس کے ذریعہ روحانی انقلاب بپا ہونے کا وعدہ ہے کسی انسانی کوشش سے ممکن نہیں بلکہ بموجب آیتِ استخلاف مذکورہ بالا اس کا قیام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمّہ لیا ہوا ہے اور ایسی خلافت صرف اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کے ذریعہ سے ہی قائم ہو سکتی ہے فی زمانہ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ اس کے بغیر ممکن ہی نہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جن زرّیں کارناموں اور انقلاب آفریں اقدام کا اوپر ذکر کیا گیا ہے ان کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے احمدیت کے مستقبل کا تجزیہ کرنا کچھ مشکل کام نہیں ہے۔ ایسی روحانی تحریکات جن کے پیچھے خدا تعالیٰ کا ہاتھ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس کی اعانت پر مقرر ہو جاتے ہیں کبھی بھی دنیاوی تحریکات کی طرح اپنی موت آپ نہیں مرجایا کرتیں بلکہ باوجود نامساعد حالات اور مخالفتوں کے طوفان برپا کئے جانے کے ترقی کی منازل طے کرتی چلی جاتی ہیں اور بالآخر معجزانہ طور پر اپنی منزلِ مقصود کو پا لیتی ہیں۔ ان کی کامیابی عارضی نہیں ہوا کرتی بلکہ اپنے حصولِ مقصد تک قائم و دائم رہتی ہیں۔

(باقی)

تعمیر مہمان خانہ جلسہ سالانہ

مہمان خانہ جلسہ سالانہ کی تعمیر جاری ہے اور جلسہ سالانہ سے قبل اسے مکمل کرنے کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ احباب اور متعلقہ جماعتوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے عطایا جلد از جلد مرکز میں بھجوا کر ممنون فرمائیں تاکہ تعمیر کا کام جاری رکھا جا سکے۔ تمام رقوم افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام امانت مہمان خانہ جلسہ سالانہ کھاتہ ۶۸۸۵ / ۱۴۷-۱۰۴ میں جمع کرنے کے لئے بھجوائی جائیں۔

(افسر جلسہ سالانہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شکریہ احباب

میری اہلیہ سلیمہ بیگم صاحبہ مرحومہ ۲۲/۵/۷۹ کو انتقال کر گئیں، انا للہ وانا الیہ راجعون مرحومہ ایک طویل عرصہ مرض شوگر و دیگر امراض میں مبتلا رہیں حتیٰ کہ ان کی بینائی بھی ختم ہو چکی تھی اور شوگر کی وجہ سے آنکھوں کا اپریشن بھی ناممکن تھا۔ علاج معالجہ میں ہر ممکن کوشش کی گئی مگر صحت دن بدن کمزور رہی ہوتی گئی۔ مرحومہ نے نہایت صبر و سکون سے ان تکالیف کو برداشت کیا۔ مرحومہ نہایت صابر و شاکر، مہمان نواز اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ مرحومہ کو حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی سے بہت گہرا تعلق تھا۔ نیز میرے ساتھ قریباً پچاس سال نہایت ہی فرمانبرداری سے زندگی بسر کی۔ ان کی یادگار اس وقت چھ لڑکے، دو لڑکیاں اور تیس پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں ہیں۔

مرحومہ کی وفات پر کثیر تعداد میں تعزیت کے خطوط موصول ہوئے ہیں۔ چونکہ میری صحت بھی ناساز ہے نیز اس صدمہ کا بھی اثر ہے۔ میں اخبار الفضل کے ذریعہ ان تمام احباب کا از حد مشکور ہوں جنہوں نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعائیں کیں اور خاکسار سے ہمدردی کا اظہار کر کے صبر کی تلقین کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔

(خاکسار عزیز احمد مختار عام جملہ ورثاء حضرت نواب محمد عبداللہ خان رضی اللہ عنہ گوٹھ سیٹھ عزیز احمد۔ نوکوٹ ضلع تھرپارکر سندھ)

ولادت

برادرم عبد القدیر صاحب فیاض مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء کو پہلا فرزند عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت بچے کا نام عطاء البصیر تجویز فرمایا ہے۔ نومولود مکرم ماسٹر غلام محمد صاحب آف قمر آباد ضلع نواب شاہ کا پوتا اور مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب اوورسیئر واقفِ زندگی ربوہ کا نواسہ ہے۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو خادمِ دین بنائے اور ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔

(عبد المنان طاہر معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

درخواستِ دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی محمد صادق صاحب جو سلسلہ کے مخلص کارکن ہیں بوجہ شدید بیماری بغرض علاج جرمنی گئے ہوئے ہیں۔ احبابِ جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(محمد طفیل امیر حلقہ کھرڑیانوالہ تحصیل جڑانوالہ ضلع فیصل آباد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

بُلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

حضرت مسیح موعودؑ کے سب سے چھوٹے فرزند صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی وفات

انتہائی پیارے اور چہیتے بیٹے کی وفات پر صبر و رضا کا بے مثال نمونہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سب سے چھوٹے فرزند حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد الٰہی بشارت کے مطابق ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آپ کی ولادت سے قبل الہام ہوا:

اِنِّی اَسْقُطُ مِنَ اللّٰہِ وَاُصِیْبُہٗ

حضور علیہ السلام نے اس سے یہ اجتہاد فرمایا کہ: "یہ لڑکا نیک ہوگا اور رُو بخدا ہوگا یا جلد فوت ہو جائے گا"۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی پیدائش کے وقت حضرت ام المومنین رضی اللہ عنہا کا جسم اس قدر سرد اور نیم جان ہوگیا کہ موت کا شبہ ہونے لگا۔ مگر حضرت اقدس کی دعا سے یکایک بدن گرم ہوگیا اور یہ نازک گھڑی ٹل گئی۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کے عقیقہ کے لئے حضورؑ نے اتوار ۲۵ جون ۱۸۹۹ء کا دن مقرر کیا۔ حضورؑ نے عقیقہ کے اہتمام کے لئے انتظامات حضرت منشی نبی بخش صاحب بٹالوی کے سپرد فرمائے اور تاکید کی کہ سب انتظام وقت پر ہو جائے اتفاق سے اتوار کی صبح کو نماز سے قبل بارش ہوگئی اور ٹھنڈی ہوا چلنے لگی۔ نماز معمول سے جلدی پڑھی گئی اور ٹھنڈ کی وجہ سے دوست سو گئے اور خوب دن چڑھے اٹھے اور یوں انتظام دھرے کا دھرا رہ گیا۔ حضورؑ کو عقیقے کی فکر ہوئی تو پتہ چلا کہ آج تو انتظام ہونا ممکن نہیں۔ حضرت منشی صاحب بار بار معذرت کے لئے حضورؑ کے پاس آتے۔ حضورؑ نے فرمایا کہ جو مقدر تھا وہی ہوا مگر حضرت منشی صاحب کو قرار نہ آتا تھا۔ ان کی حالت دیکھ کر حضور علیہ السلام کو ۱۴ سال قبل کی ایک رؤیا یاد آگئی جس کا مضمون یہ تھا کہ "ایک چوتھا بیٹا ہوگا اور اس کا عقیقہ سوموار کو ہوگا" اور یوں خدائی بات پوری ہونے سے حضورؑ کو اتنی خوشی ہوئی کہ اتوار کے روز عقیقہ نہ ہونے کی سب کوفت دور ہوگئی اور اگلے روز حضورؑ نے دوستوں کو بڑے جوش اور خوشی سے رؤیا سنائی۔

صاحبزادہ صاحب کی شادی

صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب قریباً آٹھ سال کی عمر کے تھے جب بیمار پڑ گئے۔ اس دوران حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کسی مرید نے خواب میں دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب کی شادی ہو رہی ہے۔ حضرت اقدسؑ نے فرمایا کہ اس کی تعبیر تو موت ہے مگر اسے ظاہری رنگ میں پورا کر دینے سے موت ٹل بھی سکتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیدہ ام المومنین رضی اللہ عنہا کو حضرت ڈاکٹر سید عبدالستار شاہ صاحب رضی اللہ عنہ کی بچی حضرت سیدہ مریم بیگمؓ بہت پسند تھیں اس لئے ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء کو نماز عصر کے بعد صاحبزادہ صاحب کا نکاح حضرت سیدہ مریم رضی اللہ عنہا سے کر دیا گیا۔ خطبہ نکاح حضرت مولانا حاجی نورالدین رضی اللہ عنہ (خلیفۃ المسیح الاوّل) نے پڑھا۔

صاحبزادہ صاحب کی وفات

صاحبزادہ صاحب ابتداً ۲۱ اگست ۱۹۰۷ء کو بیمار ہوئے۔ بخار بڑا شدید تھا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی تو ساتویں روز الہام ہوا کہ: "قبول ہوگئی۔ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا"۔ چنانچہ پورے نو دن کے بعد ۳۰ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار ٹوٹ گیا اور صاحبزادہ صاحب صحتمند بھی ہو گئے۔ صحت یاب ہونے کے قریباً دو ہفتے بعد ۱۴ ستمبر کو آپ پر دوبارہ بخار کا حملہ ہوا۔ اسی روز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام ہوا:

لَا عِلَاجَ وَلَا یُحْفَظُ

یعنی اب اس کا کوئی علاج نہیں اور یہ نہیں بچے گا۔

اس سے قبل بھی حضورؑ کو صاحبزادہ صاحب کی وفات کے الہامات ہوتے رہے مگر آپ ان کی تاویل کرتے رہے۔

چونکہ حضور علیہ السلام کو صاحبزادہ صاحب سے بڑی محبت تھی اس لئے لوگوں کا خیال تھا کہ اگر خدانخواستہ وہ فوت ہو گئے تو حضورؑ کو بڑا صدمہ گزرے گا جس وقت صاحبزادہ صاحب فوت ہونے لگے تو اس وقت وہ سوئے تھے حضرت حکیم مولانا نورالدینؓ نے نبض دیکھی تو غیر معمولی کمزوری محسوس کی۔ آپ نے فوراً حضورؑ سے کہا کہ نبض میں بہت کمزوری ہے کچھ کستوری دیں۔ حضورؑ کستوری نکالنے لگے تو پھر آپ نے کہا کہ نبض بہت ہی کمزور ہو گئی ہے۔ حضورؑ مزید جلدی سے کستوری نکالنے لگے۔ حضرت مولانا نورالدینؓ پھر بولے حضور نبض نہایت ہی کمزور ہے۔ اس وقت دراصل صاحبزادہ صاحب فوت ہو چکے تھے مگر حضورؑ کی تکلیف کے خیال سے بتاتے نہ تھے۔ حضرت مولانا حکیم نورالدینؓ کے بار بار کہنے پر حضورؑ سمجھ گئے۔ خود آکر نبض دیکھی تو حضرت صاحبزادہ صاحب فوت ہو چکے تھے آپؑ نے صبر کے ساتھ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اور بڑے اطمینان سے بستہ نکالا اور بیرونی احباب کو خطوط لکھنے لگے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا ہے ہم کو اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیئے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب کا جنازہ مدرسہ میں پڑھا گیا۔ نعش کو بہشتی مقبرہ میں دفن کرنے میں کچھ دیر تھی کہ حضور قبر سے کچھ فاصلہ پر باغ میں بیٹھ گئے اور ایک مختصر ایمان افروز تقریر فرمائی۔ آپ نے فرمایا:

"میں تو اس سے بڑا خوش ہوں کہ خدا کی بات پوری ہو گئی۔ گھر کے آدمی اس کی بیماری میں بعض اوقات بہت گھبرا جاتے تھے میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ آخر نتیجہ موت ہی ہوتا ہے یا کچھ اور ہے۔ مجھے بڑی خوشی اس بات کی بھی ہے کہ میری بیوی کے منہ سے سب سے پہلا کلمہ جو نکلا وہ یہی تھا کہ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور کوئی جزع فزع نہیں کی۔ انسان جب کوئی مجاہدہ کرتا ہے تو وہ اپنا تصرف رکھتا ہے مگر جب خدا کی طرف سے کوئی امتحان آتا ہے تو اس میں انسان کے تصرف کا دخل نہیں ہوتا۔ انسان خدا کے امتحان میں بہت جلد ترقی کر لیتا ہے اور وہ مدارج حاصل کر لیتا ہے جو اپنی کوشش اور محنت سے کبھی حاصل نہیں کر سکتا اسی واسطے اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ میں اللہ تعالیٰ نے کوئی بشارت نہیں دی مگر وَلَنَبْلُوَنَّکُمْ ... وَبَشِّرِ

> "اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔"
> (حضرت مصلح موعودؓ)

... میں بڑی بڑی بشارتیں دی ہیں اور فرمایا ہے کہ یہی لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی بڑی برکتیں اور رحمتیں ہوں گی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔ بغرض یہی طریق ہے جس سے انسان خدا کو راضی کر سکتا ہے۔ نہیں تو اگر خدا کے ساتھ شریک بن جاوے اور اپنی مرضی کے مطابق اسے چلانا چاہے تو یہ ایک خطرناک راستہ ہوگا جس کا انجام ہلاکت ہے۔ ہماری جماعت کو منتظر رہنا چاہیئے کہ اگر کوئی ترقی کا ایسا موقعہ آجاوے تو اس کو خوشی سے قبول کیا جاوے۔"

(الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۵)

حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نہایت درجہ شکیل اور پاک صورت تھے اور اپنی صغر سنی کے باوجود روحانی اور دینی باتوں میں اتنا شغف اور لگاؤ تھا کہ لوگ اکثر انہیں ولی قرار دیتے تھے وفات سے ایک رات قبل حضرت صاحبزادہ صاحب نے حضرت اقدسؑ کو بلایا اور حضورؑ سے مصافحہ کیا جیسے کوئی رخصت ہوتا اور آخری ملاقات کرتا ہے ساتھ کہا کہ مجھ کو نیند آرہی ہے ان کی یہ کرامت بہت مشہور رہی ہے کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کو جو خوفناک زلزلہ آیا اس سے قبل ان کی زبان پر اکثر دفعہ "زمین ہل گئی" کے الفاظ جاری رہتے تھے۔ آپ کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک نہایت رقت بھری اور خوبصورت نظم کہی جو کہ صاحبزادہ صاحب کے کتبے پر درج ہے، وہ نظم یہ ہے:

جگر کا ٹکڑا مبارک احمد جو پاک شکل اور پاک خو تھا
وہ آج ہم سے جدا ہوا ہے ہمارے دل کو حزیں بنا کر
کہا کہ آئی ہے نیند مجھ کو یہی تھا آخر کا قول لیکن
کچھ ایسے سوئے کہ پھر نہ جاگے تھکے بھی ہم پھر جگا جگا کر
برس تھے آٹھ اور کچھ مہینے کہ جب خدا نے اسے بلایا
بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

(مرتب: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی ہر صاحب نصاب مسلمان پر فرض ہے

زرعی تعلیم کی اہمیت

ہمارے پیارے ملک پاکستان جس کی تقریباً اسّی فی صدی آبادی زراعت کے پیشہ سے متعلق ہے اور جس کا مفاد اکثر و بیشتر زرعی پیداوار سے وابستہ ہے، جن اقتصادی مسائل کا شکار ہے اس کا حل زرعی پیداوار بڑھانے میں مضمر ہے۔

جہاں زرعی میدان میں زرعی تعلیم کا فقدان ہے وہاں بعض پیچیدہ مسائل نے چاروں طرف سے زرعی پیداوار کو گھیرا ہوا ہے۔ پس زرعی تعلیم کی اہمیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے۔ ہمارے ملک میں لاکھوں روپیہ خرچ کر کے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے نام سے ایک ادارہ کام کر رہا ہے جس سے ہر سال کثیر تعداد میں طلباء فارغ التحصیل ہوتے ہیں۔

پس زراعت کے فروغ کے لئے زرعی تعلیم کا حاصل کرنا ازحد ضروری ہے جدید طریقِ کاشت وغیرہ کا حصول صرف تعلیم ہی سے وابستہ ہے۔

امسال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں I اور III کلاسز میں داخلے ہونے والے ہیں جس کے لئے درخواست گزارنے کی آخری تاریخ ۲۲ $\frac{9}{79}$ ہے زرعی تعلیم حاصل کیجئے اور ملک کی خدمت کیجئے۔

اس سلسلہ میں ہر قسم کی معلومات صدر احمدیہ سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن فیصل آباد آئی۔سی (C-I) طارق ہال زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ داخلے کے خواہش مند طلبہ اپنے جلد کوائف مع سرٹیفکس پہلے ہی ہمراہ لا دیں تاکہ وقت کا ضیاع نہ ہو۔

(ایم۔ مظفر احمد منصور فیصل آباد)

رضاکار معلمین کی ساتویں کلاس

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایات فرمودہ ۲ جنوری ۱۹۷۶ء کی تعمیل میں اب چھ ماہ اکتوبر ۷۹ء سے ساتویں سہ ماہی تربیتی کلاس کا اہتمام کیا جا رہا ہے۔ یہ کلاس تین ماہ جاری رہے گی۔

اس تحریک کی اوّلین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں اور معلمین کا مطالبہ کر رہی ہیں۔ وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ ان کی تربیت ایک حد تک پوری ہو سکے۔

اس کلاس میں شامل ہونے والے احباب آتے وقت مقامی پریذیڈنٹ صاحب کی تصدیق ساتھ لائیں۔ نیز موسم کے مطابق بستر بھی ہمراہ لائیں۔ قیام و طعام کا انتظام مرکز کے ذمّہ ہوگا۔

امراء ضلع سے گزارش ہے کہ اس تحریک کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن تعاون فرمائیں۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ (ناظم ارشاد وقف جدید)

ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام مؤرخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۷۹ء سے ۴ اکتوبر ۱۹۷۹ء تک ہفتہ تربیت و اصلاح و ارشاد منایا جانے کا پروگرام ہے۔ تمام ناظمین اضلاع، زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس براہ مہربانی اس ہفتہ کو پوری توجہ سے اور شاندار طریقہ سے منانے کی پوری کوشش فرمائیں۔

مضامین پر مختصر نوٹس ایک ٹریکٹ کے ذریعہ شائع کر کے مجالس کو جلد بھجوائے جا رہے ہیں تاکہ تیاری کرنے میں آسانی ہو۔

قائد اصلاح و ارشاد
انصار اللہ مرکزیہ

حفظِ قرآن سے متعلق ایک روایت

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے فرمایا:۔

"ایک شخص یہاں آیا جو میری محبت سے معمور نظر آتا تھا۔ مَیں نے اسے پوچھا تو اُس نے کہا آپ نے ایک دفعہ درس میں فرمایا تھا اگر کوئی شخص قُلْ هُوَ اللّٰهُ جتنا قرآن ہر روز یاد کرے تو ۷ سال میں حافظ ہو جائے مَیں نے اس پر عمل شروع کیا۔ اب ستائیسواں پارہ حفظ کرتا ہوں"

(بدر ۲۷ جنوری ۱۹۱۲ء صفحہ ۱۔ مندرجہ الفضل ۲۵ اگست ۱۹۷۹ء)

اراکین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ اس سال کے دوران کم از کم ایک پارہ حفظ کرنے کی کوشش کریں۔ اگر ایک پارہ نہ ہو سکے تو جس قدر ہو جائے اسے غنیمت سمجھیں مگر کوشش ضرور فرمائیں۔ (قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

تجاویز برائے شوریٰ انصار اللہ

جو مجالس شوریٰ انصار اللہ کے ایجنڈا کے لئے تجویز / تجاویز بھجوانا چاہتی ہوں وہ تجویز / تجاویز کو معین الفاظ میں لکھ کر اور اپنی مجلس عاملہ انصار اللہ سے منظوری لیکر جلد دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تجاویز بھجواتے وقت اس امر کی وضاحت کی جائے کہ مجلس عاملہ نے اس کی منظوری دیدی ہے۔ تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ۲۰ تبوک / ستمبر مقرر ہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب

ماہ ستمبر میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے۔ ہر خادم کے لئے ضروری ہے کہ وہ اس کتاب کو پڑھے اور عمل کرے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

دعائے مغفرت

میرے چھوٹے بھائی عزیزم چوہدری مبشر احمد خان صاحب کاہلوں ابن مکرم چوہدری محمد نواز خان صاحب کاہلوں مرحوم محلہ دار الصدر غربی ربوہ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۷۹ء کو ایک لمبی بیماری کے بعد میو ہسپتال لاہور میں بعمر تقریباً ۴۸ سال انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم بہت صابر و شاکر اور مخلص انسان تھے اور بیماری کا عرصہ بڑے سکون سے گزارا۔ دوسرے دن ان کا جنازہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت مکرم جناب مولانا عبد المالک خان صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھایا اور موصی ہونے کی وجہ سے انہیں بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔ مزار پر دعا مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے کرائی۔

احباب سے عاجزانہ التماس ہے کہ مرحوم بھائی کے درجات کی بلندی کے لئے دعا فرمائیں اور یہ کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ مرحوم کے بچے ابھی چھوٹے ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کا حامی و ناصر ہو اور ہم سب کو اپنی رضا کی راہوں پر چلاتے ہوئے فلاح دارین سے نوازے۔ آمین

(چوہدری) ظفر احمد خان کاہلوں
محلہ دار الصدر غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قائدین اضلاع و مجالس!

مرکزی سالانہ اجتماع میں زیادہ سے زیادہ نمائندگی کیلئے بھرپور کوشش فرمائیں۔ (معتمد مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

کامیابی کا گُر

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا:۔

"پس عمل کرو۔ عمل کرو اور عمل کرو۔ لیکن سب کچھ کرنے کے بعد بھی یہ سمجھو کہ تم خالی ہاتھ اور تہی دست ہو"

مومنوں کے لئے یہی کامیابی کا گُر ہے۔ غلبۂ اسلام کے حصول کے لئے آپ کے قابل صد احترام امام نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی جو تحریک جاری فرمائی ہے اسے کامیاب بنانے کے لئے بھی یہی گُر استعمال کیجئے۔

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

— اَلْاَخْبَارُ وَالْاٰرَاء بقیہ صٓ۲ —

الغرض جب تک ہماری فلمیں غیر شادی شدہ جوان لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان پست قسم کے رومانی اور ناجائز تعلقات پر مبنی من گھڑت قصے اور کہانیاں ترک کر کے وطن اور قوم کی محبت کو اپنا موضوع نہیں بنائیں گی اس وقت تک اصلاح معاشرہ کی ہر دوسری کوشش ناکام ہوتی رہے گی"

(روزنامہ مشرق لاہور ۸ ستمبر ۱۹۷۹ء صٓ۲)

اس میں شک نہیں کہ اس زمانہ میں جلب زر کی خاطر فلم سازی کی صنعت کا بے انداز فروغ اور عوام میں فلم بینی کا بے پناہ اشتعال شوق خدا اور مذہب سے باغی کرنے اور اخلاقی پستی میں دھکیلنے والے شیطان کے حربوں میں سے ایک انتہائی خطرناک حربہ ہے اور جب تک اس حربہ کو ناکام نہیں بنایا جائے گا معاشرہ میں سے فساد و بگاڑ کی موجودہ کیفیت دور نہیں ہوگی محض فلموں کی اصلاح سے یہ فساد دور نہیں ہوگا۔ اسلامی معاشرے میں فرضی کہانیوں اور افسانوں پر مشتمل فلم سازی کی سرے سے کوئی گنجائش نہیں ہے۔ یہ کہنا کہ فی زمانہ فلم سازی کی صنعت سے چھٹکارا حاصل کرنا ممکن نہیں ہے اپنے اندر کوئی وزن نہیں رکھتا۔ جیسا کہ بالعموم دعویٰ کیا جاتا ہے، عوام اسلامی نظام کے لئے تڑپ رہے ہیں اور وہ کسی اور نظام کو کبھی قبول نہیں کریں گے۔ تو پھر فلم سازی کی موجودہ صنعت کو یک قلم موقوف کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہونی چاہیئے۔ بصورت دیگر دعوے کا باطل ٹھہرنا لازم آئے بغیر نہ رہے گا۔ بہرحال فلموں کی اصلاح سے نہیں بلکہ فلم سازی کی موجودہ صنعت اور اس کے سارے کاروبار کو لپیٹ دینے سے ہی پاکیزہ معاشرہ کی تشکیل ممکن ہوسکتی ہے اس کے بغیر اسلامی نظام کے نفاذ اور اسلامی معاشرہ کے قیام کا خواب کبھی شرمندۂ تعبیر نہیں ہوسکتا اگر یہ ممکن نہیں ہے تو پھر اسلامی معاشرہ کے قیام کے خواب دیکھنا محض بے سود ہے :

امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم ۱۹۷۹ء

مجالس انصار اللہ کے لئے سہ ماہی سوم کا مندرجہ ذیل نصاب مقرر کیا گیا ہے۔

۱۔ قرآن مجید :۔ ترجمہ پارہ ۲۰ ربع اوّل

۲۔ کتب مسیح موعودؑ :۔ فتح اسلام

۳۔ بنیادی معلومات :۔ از صفحہ ۸۱ تا ۱۱۴)

یہ امتحان مورخہ ۲۱ تبوک بمطابق ۲۱ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ ہوگا۔ جملہ زعماء / ناظمین انصار اللہ سے گزارش ہے کہ وہ تمام انصار کو اس امتحان میں شامل ہونے کی تلقین کریں :

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

حبوب مفید اٹھرا مکمل کورس اٹھائیس روپے	تریاق بواسیر قیمت دس روپے
اکسیر اولاد نرینہ مکمل کورس تیس روپے	تریاق دمہ قیمت تیس روپے
زوجام عشق مکمل کورس ساٹھ روپے	روشن کاجل قیمت دو روپے

ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

دُعائے مغفرت

گزشتہ دنوں یکم جولائی ۱۹۷۹ء کو میری پیاری امی جان وفات پاگئی تھیں۔ چند دن ہوئے ایک حدیث سنی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت میں سے ستر ہزار افراد بغیر حساب کے بخش دیئے جائیں گے۔ اس وقت سے اپنے پیدا کرنے والے خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا اور گریہ وزاری میں مصروف ہوں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل اور احسان سے میری نہایت ہی پیاری امی جان کو بھی بے حساب بخش دے اور محمد عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے خاص ان ستر ہزار امتیوں اور غلاموں میں شامل کرے۔ جن کو اس نے بے حساب بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ میری اس تمنا اور تڑپ کے لئے دعا فرمائیں۔ اسی غرض سے مبلغ ۱۵۰ روپے بذریعہ منی آرڈر آپ کی خدمت میں روانہ کئے ہیں۔ ۲ مستحقین کے نام ایک سال کے لئے خطبہ نمبر جاری کردیں۔ اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ پر رحم فرمائے اور میری اس تپش کو ٹھنڈا کرنے کے سامان پیدا کردے۔ کہ میری امی جان بغیر حساب کے بخش دی جائیں وہ قادر خدا سب امور پر قدرت رکھتا ہے۔ آمین

خاکسار:۔ ملک محمد احمد جاوید گنج مغل پورہ۔ لاہور

معلومات درکار ہیں

خاکسار اپنے دادا جان حضرت مرزا ناصر علی صاحب مرحوم امیر جماعت فیروزپور کے حالات اکٹھے کر رہا ہے۔ ان کی بیعت کا واقعہ نیز ان کی زندگی کے دیگر حالات و واقعات کے متعلق معلومات درکار ہیں۔ صحابہ کرام اور دیگر بزرگ صاحبان اگر اس بارے میں خاکسار کی مدد فرمائیں تو ازحد ممنون ہونگا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

مرزا مبشر احمد صدر جماعت احمدیہ مری معرفت خیبر لاج نزد موٹر ایجنسی مری

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میرے والد صاحب مکرم مرزا مبارک احمد ابن جناب مرزا محمود بیگ صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سکرٹری مال حلقہ شہر حیدر آباد، ۷ ستمبر ۱۹۷۹ء بروز جمعہ کو بعارضہ قلب تیسری مرتبہ لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال سٹی برانچ میں داخل کردیا گیا ہے۔ تمام احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے والد صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ مرزا مظفر احمد سابق قائد مجلس خدام الاحمدیہ حیدر آباد

۲۔ خاکسار کے بھائی محمد اصغر صاحب ٹھیکیدار عرصہ دو ماہ سے انتڑیوں کی بیماری کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔ احباب انکی کامل شفایابی کے لئے دعا فرمائیں۔ مبارک احمد محلہ دارالبرکات ربوہ

۳۔ خاکسار کی منجھلی بچی ۲۲ روز سے بہت بیمار ہے۔ اور بہت کمزور ہوگئی ہے احباب جماعت عزیزی کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ قریشی عبدالرحمٰن امیر جماعت احمدیہ اضلاع سکھر و جیکب آباد

۴۔ میرے عزیز عبدالسلام صاحب دارالرحمت وسطی جو خواجہ فضل احمد صاحب کے صاحبزادے ہیں آج کل بیمار اور لاہور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(ارشد محمود گوجرانوالہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے

ہم

اپنے کرم فرماؤں کی خدمت کے لئے پہلے سے بھی بڑھ کر مستعد ہیں

یہ خدا تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اُس نے نت نئے ڈیزائنوں کے انتہائی حسین اور دلکش زیورات کے منفرد و لاجواب مرکز **نیو پاک جیولرز**، فیروز پور روڈ لاہور میں ڈاکہ زنی کی سنسنی خیز واردات ہونے کے باوجود ہمیں اپنے کرم فرما گاہکوں کی بیش از پیش خدمات بجالانے کی توفیق سے نوازا ہے، فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اب ہم

- پہلے سے بھی بڑھ کر ورائٹی
- بالکل جدید حسین و دلکش ڈیزائن
- نظروں کو خیرہ کر دینے والے نہایت خوبصورت زیورات

پیش کر رہے ہیں۔

نیو پاک جیولرز (ایرکنڈیشنڈ)

(۱) ۱۱۱۔ فیروز پور روڈ (نزد گلیکسی سینما) لاہور۔ فون ۴۱۰۹۷۴

(۲) ۱۲۔ ذیلدار روڈ، اچھرہ۔ لاہور

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان ہے

ہمارا مطمح نظر ——— خدا تعالیٰ کے بعد آپ کی خوشنودی

ہمارا معاوضہ ——— آپ کی تسلّی اور اطمینان

آج ہی تشریف لایئے اور اپنی پسند کے زیورات خریدیئے

خدا کے فضل و کرم سے احباب کی سہولت کو مدنظر رکھتے ہوئے بہت جلد تیسری برانچ ربوہ میں اور چوتھی برانچ رضا شاہ پہلوی روڈ / مری روڈ راولپنڈی میں کھولی جا رہی ہے

خاکسار۔ محمد اکرم شاد۔ نیو پاک جیولرز۔ ۱۱۱ فیروز پور روڈ۔ لاہور